مسز صوفیہ یوسف

تعارفِ کتب

(1) اردو ہے جس کا نام

مولف	:	سید روح الامین
اشاعت	:	2004ء
سائز	:	ساڑھے 8"x5"
صفحات	:	192
ناشر	:	عزت اکادمی' گجرات
قیمت	:	۲۰۰ روپے

اپنی قوم اور اس سے وابستہ زبان، کلچر اور ثقافت سے محبت ایک فطری جذبہ ہے جو ہر شخص کے اندر سمایا ہوا ہوتا ہے۔ یہ کتاب اسی جذبے کی عکاس ہے۔ جس کا خوب صورت اور جامع تعارف پروفیسر فتح محمد ملک نے اس کتاب کے پیش لفظ میں پیش کر دیا ہے آپ لکھتے ہیں:

> ''اردو کی ساخت و پرداخت پر مسلمانوں کی دوسری زبانوں کے اثرات اور اردو کی قومی اور ملّی شناخت سے لے کر قومی زندگی کے مختلف شعبوں

> میں اردو کے نفاذ میں درپیش مسائل اور مشکلات اور اردو کمپیوٹر ٹیکنالوجی سے پنجہ آزمائی تک بہت سے موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے دیکھیں تو اس کتاب میں اردو کے ماضی اور حال کے ساتھ ساتھ اس کے مستقبل کی ایک جھلک بھی دیکھی جا سکتی ہے۔''

کتاب میں جن قلم کاروں کی تحریریں شامل ہیں ان میں مولوی عبدالحق، ڈاکٹر سید عبداللہ، ڈاکٹر جمیل جالبی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، پروفیسر فتح محمد ملک، ڈاکٹر سلیم اختر، ڈاکٹر نجیب جمال، ڈاکٹر انور حسین صدیقی، ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار، ڈاکٹر طاہر تونسوی، ڈاکٹر عطش درانی، ڈاکٹر روبینہ ترین، ڈاکٹر اللہ رکھا ساغر کمبو، ڈاکٹر محمد صدیق شبلی، محترمہ روبینہ شہباز، سید روح الامین شامل ہیں۔

کتاب کی پشت پر ملک کے نامور محقق ڈاکٹر معین الدین عقیل کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں:

> ''کتاب کے موضوعات اور موضوعات کی ہمہ جہتی ان کا معیار، ان کی افادیت، سب مفید اور موثر ہیں...... اس مناسبت سے یہ کتاب اس قابل ہو گئی ہے کہ اسے پڑھا جائے اور پڑھنے کی سفارش بھی کی جائے اور اس عمدہ کاوش پر اس کے مرتب جناب سید روح الامین کو مبارک باد بھی پیش کی جائے۔''

---

(2) نعت رنگ (کا تجزیاتی وتنقیدی مطالعہ)

مصنف : پروفیسر شفقت رضوی

اشاعت : فروری ۲۰۰۴ء

سائز : 6x6

صفحات : ۴۳۲

ناشر : مہر اکیڈمی (انٹرنیشنل)

قیمت : ۲۰۰ روپے

مجموعی طور پر ہم نعتیہ ادب اور موضوعات پر مباحث سے گریز کرتے ہیں اور ایسے ادب کو پڑھنے کے بعد تعظیم کے ساتھ ایک طرف رکھ دیتے ہیں۔ لیکن پروفیسر شفقت رضوی نے بڑی جرأت مندی کے ساتھ اپنی اس کتاب میں جریدہ "نعت رنگ" کے پندرہ شماروں (۱۹۹۵۔۲۰۰۳ء) کے مشمولات کا تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔

جن قلم کاروں کے مضامین کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہیں ان میں آزاد فتح پوری، ڈاکٹر اسماعیل، آفاق احمد صدیقی، ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی، آفتاب کریمی، سید آلِ احمد رضوی، سید ابراہیم ندوی، مولانا سید ابوالحسن علی حسن ندوی، ابوالخیر کشفی، ابوسعادت جلیلی، ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی، ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہاں پوری، احمد صغیر صدیقی، احمد ہمدانی، ادیب رائے پوری، ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی، ڈاکٹر اسلم فرخی، ڈاکٹر اسلوب احمد انصاری، ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق، پروفیسر افضال احمد انور، پروفیسر محمد اقبال جاوید، ڈاکٹر محمد اقبال حسین، پروفیسر محمد اکرم رضا، ڈاکٹر انور سدید، ایوب شاہد، بلقیس شاہین، تابش دہلوی، ڈاکٹر تحسین فراقی، ڈاکٹر سید تقی عابدی، ڈاکٹر محمد ثناء اللہ عمری، جاذب قریشی، پروفیسر جعفر بلوچ، ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری، جمال پانی پتی، ڈاکٹر جمیل راٹھور، پروفیسر حفیظ تائب، سید حسین احمد، حافظ حبیب الرحمٰن سیال، پروفیسر خاطر غزنوی، ڈاکٹر خورشید رضوی، راجا رشید محمود، رشید وارثی، ڈاکٹر سید سجاد حسین، پروفیسر سحر انصاری، سعید بدر، ڈاکٹر سلیم اختر، سلیم فاروقی شفیق الدین شارق، شاکر کنڈان، مولانا شاہ محمد تبریزی، رفاقت علی شاہد، شبیر احمد قادری، ڈاکٹر شبیہ الحسن، پروفیسر شفقت رضوی، شہناز کوثر، محمد صادق قصوری، ڈاکٹر صابر سنبھلی، صبیح رحمانی،

ضیا احمد بدایونی، ڈاکٹر طارق جمیل فلاحی، طفیل احمد مدنی، ظہیر غازی پوری، ڈاکٹر عاصی کرنالی، پروفیسر علی محسن صدیقی، محمد عباس طالب، ڈاکٹر سید عبدالباری، مولانا عبیداللہ کوٹی، عزیز احسن، ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی، ڈاکٹر عصمت جاوید، پروفیسر غفور شاہ قاسم، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان، غوث بخش صابر، غوث میاں، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، حافظ محمد افضل فقیر، پروفیسر محمد فیروز شاہ، ڈاکٹر سید شمیم احمد گوہر، مبین مرزا، ڈاکٹر مجید بیدار، محمود الحسن عارف، مولانا ملک الظفر سہرامی، منصور ملتانی، نور احمد میرٹھی، واصل عثمانی، ڈاکٹر وحید اشرف کچھوچھوی، پروفیسر سید وزیر حسن، ڈاکٹر سید وقار احمد رضوی، ڈاکٹر ہلال نقوی، سیدہ یاسمین زیدی، ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط، ڈاکٹر محمد یونس حسنی شامل ہیں۔

---

(3) دریافت (تحقیقی مجلّہ)

مدیر اعلیٰ : بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر عزیز احمد خان (ریکٹر)

مدیر : ڈاکٹر رشید امجد

اشاعت : ستمبر ۲۰۰۴ء

سائز : ساڑھے ۵" x ۹"

صفحات : ۷۹۸

ناشر : نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز H-9 اسلام آباد

قیمت : ۳۰۰ روپے

پرمغز مقالات پر مشتمل اس تحقیقی مجلّے کا اداریہ بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر عزیز احمد خان (ریکٹر نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز H-9 اسلام آباد) کا تحریر کردہ ہے۔ عزیز احمد خاں کا تحریر کردہ یہ اداریہ ان کی اردو زبان و ادب سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جس میں انہوں نے

نئ نسل کی کتاب سے دوری، اربابِ دانش کے لیے لمحۂ فکر قرار دیتے ہوئے اردو کی ترقی کے لیے اس امر پر زور دیا ہے کہ ہمارے با اختیار ادارے فوراً اردو سافٹ ویئر بنائیں اور جامعات کی سطح پر اردو کے شعور کو اس کے رسم الخط کے ساتھ اجاگر کریں۔ اس مجلّہ میں ۴۸ مقالات شامل ہیں۔ جن کی ترتیب اس طرح ہے۔ قلندر بخش جرأت چند نئے پہلو: ڈاکٹر جمیل جالبی، ذکر داستان گویاں: شمس الرحمٰن فاروقی، محمد عظمت خاں کی نادر قلمی نگارشات، ڈاکٹر سید معین الرحمٰن، نمائندہ معاصرین پر فراق کی تنقید: ڈاکٹر انوار احمد، اردو کی پہلی صاحب دیوان شاعرہ ماہ لقابائی چندا: ڈاکٹر روبینہ ترین، ''آفتاب'' مشرقی ہندوستان کا اردو رسالہ: ڈاکٹر طیب منیر، اردو کے لیے قدیم پنجابی الفاظ واصلاحات، ایک اہم ماخذ نگاری: ڈاکٹر عطش درانی، غالب کی زندگی کے تین اہم فیصلے: پرتو روہیلہ، پنجاب کی مسلم انجمنیں: ایڈورڈ۔ ڈی۔ چرچل (جونیر) مترجم عطاء الرحمٰن میو، پنجاب میں اردو کا ایک ورق: ڈاکٹر گوہر نوشاہی، لفظ خرافات تحقیق: شوکت نعیم قادری، مثنوی وفات نامہ بی بی اور معجزہ انار کا جائزہ: روبینہ شہناز، میر کی ایک غزل انگریزی تراجم: بشریٰ شریف، ٹوبہ ٹیک سنگھ ایک نئ تعبیر: پروفیسر فتح محمد ملک، اردو ناول اختلافات و تحقیقی مغالطے :ڈاکٹر ممتاز احمد خان، برصغیر میں کہانی کی روایت: احمد جاوید، رسولِ مقبول کا اپنے عہد کی شاعری پر تبصرہ اور اقبال: ڈاکٹر محمد سلیم اختر، اقبال کے استادِ سخن کا مسئلہ: ڈاکٹر معین الدین عقیل، فکر اقبال کے ترقی پسند زاویے: ڈاکٹر طاہر تونسوی، علامہ اقبال اور دوسرے بڑے شاعر: ڈاکٹر محمد آفتاب احمد، تشکیل جدید نئ یا پرانی: ڈاکٹر زاہد منیر عامر، علامہ اقبال کے جنوبی پنجاب میں مکتوب الیہ: ڈاکٹر امتیاز حسین بلوچ، علامہ اقبال اور بھرتری ہری: شمیم اختر، ایران میں اقبال شناسی: محمد بقائی، ڈاکٹر طاہرہ پروین، بیٹری زبان: محمد پرویش شاہین، زبان کی مبادیات: ڈاکٹر اعجاز راہی، لسانیات میں انحصاریت اور ویلسن کے تصورات: ڈاکٹر انور محمود، فارسی و اردو زبان کی صوتیات کا تقابلی جائزہ: آقای حسین وثوقی ترجمہ و اضافات: ڈاکٹر سرفراز ظفر، اردو کی ابتدائی املا کا جائزہ: شازیہ آفتاب، کھوار زبان، تعارف: آغاز و ارتقا، بادشاہ منیر بخاری، ترکی زبان میں غیر ملکی الفاظ کا تاریخی پس منظر: عابدہ حنیف، خطوط غالب کے حوالے سے غالب کا املا: فوزیہ اسلم، آرسی ٹیمپل:

سی ای، اے ڈبلیو اولڈیم (۱) رفیق بیگ، تان سین۔ ایک نابغہ: ادیب سہیل، وزیر آغا کی تنقید: ناصر عباس منیر، بیسویں صدی کی مغربی تنقید کے تین اعلانات: ڈاکٹر وزیر آغا، مستقبل کا معاشرہ اور ادب: پروفیسر قاضی افضال حسین، مرزا سلامت علی دبیر کا مرثیہ نگاری میں مقام: ڈاکٹر سلیم اختر، خواجہ میر درد کے ہاں تمثالِ بصری کا عمل: ڈاکٹر میاں مشتاق احمد، اردو تنقید میں جدیدیت کے مباحث: ناصر عباس منیر، تاریخ ادب اردو (ڈاکٹر تبسم کاشمیری): سعدیہ طاہر، نوادرات عابد: ڈاکٹر عبدالروف شیخ، احمد علی بحیثیت شاعر: ڈاکٹر محمد کامران، اصحاب المجہرات کا عظیم شاعر، امیہ بن ابی العلت (ایک تحقیقی جائزہ: ڈاکٹر علی انور، طرفتہ بن العبد...... جاہلی عرب شاعری کا مشعلہ مستعجل، عابد سیال۔

---

(4) صدرنگ سدا بہار خط (فراق گورگھپوری سے اصغر ندیم سید تک)

متعارفہ ومخزونہ:	ڈاکٹر سید معین الرحمٰن
معاون مرتب:	صائمہ سلیم
اشاعت :	۲۰۰۵ء
سائز :	9"x6"
صفحات :	۱۷۵
ناشر :	سید وقار معین
قیمت :	۲۷۰ روپے

تحقیق میں مکاتیب کی اہمیت کو فراموش نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ داخلی اور خارجی دونوں طرح کی شہادتیں فراہم کرتے ہیں۔ ڈاکٹر معین الرحمٰن اپنے شخصی ذخیرے میں موجود مکاتیب میں سے ۱۰۱ مکاتیب کو اس مجموعے کے ذریعے منظر عام پر لائے ہیں۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل

ہے۔ پہلے حصے میں ۲۵ خطوط شامل ہیں جن میں سے ۱۷ خطوط پروفیسر وقار عظیم کے نام ہیں۔ ایک خط وقار عظیم کا ن ۔م ۔راشد کے نام اور دوسرا مرزا محمد منور کے متعلق سید وقار عظیم کے تاثرات پر مشتمل ہے۔ باقی ۶ خطوط سید معین الرحمٰن کے نام ہیں۔ مجموعے کے دوسرے حصے میں ۶۷ خطوط شامل ہیں جو سید معین الرحمٰن اور ان کے رفقا کے درمیان مراسلت پر مبنی ہیں۔ ڈاکٹر معین الرحمٰن کے پاس مختلف اکابرین ادب کے مکاتیب کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ جو ان کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے اور یہ اُن کی علم دوستی کا ثبوت ہے کہ انہوں نے نہ صرف انہیں سنبھال کر رکھا بلکہ یہ کہ وہ ان نادر خطوط کو وقتاً فوقتاً منظر عام پر لاتے رہتے ہیں۔ ان کی یہ کاوش ایک طرف تو آنے والی نسلوں کو تحقیق کی دعوت دے گی تو دوسری طرف اہم ماخذ کی صورت میں ان کی مددگار بھی ثابت ہوگی۔

---

(5) سید محمد میر ......سوز ۱۷۱۱۔۱۷۹۸ء

(اردو غزل کے رنگ محل کا پہلا ستون)

مصنف : پروفیسر ڈاکٹر سردار احمد خان

اشاعت : جون ۲۰۰۳ء

سائز : "9"x6

صفحات : ۳۰۶

ناشر : علمی ورثہ، 202/15-A/2، گلشن سرسید کراچی

قیمت : ۳۰۰ روپے

سید محمد میر سوز (اردو غزل کے رنگ محل کا پہلا ستون) پروفیسر ڈاکٹر سردار احمد خان کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جو انہوں نے ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کی نگرانی میں ۱۹۷۱ء میں مکمل کیا تھا۔ کتاب

کی ابتدا میں ''بعد خرابی بسیار'' کے عنوان سے ڈاکٹر سردار صاحب نے وہ تمام حالات و واقعات پیش کیے ہیں جن کی وجہ سے مقالے کی اشاعت میں تاخیر ہوئی۔ اس کے بعد کتاب کو مندرجہ ذیل عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے۔

فاضلانِ عہد کے فرمودات، اٹھارہویں صدی اور سیاست ہند، اٹھارہویں صدی کا مذہبی، معاشرتی اور علمی پس منظر، سید محمد میر سوز، سید محمد میر سوز کے معاصرین، سید محمد میر سوز کے تلامذہ، سید محمد میر سوز کا کلام اور اس کا مرتبہ، سید محمد میر سوز اور میر تقی میر، اقتباسات، تذکرے۔

میر سوز اردو غزل کا ایک بڑا نام ہے لیکن آج تک ان کے متعلق کوئی قابل ذکر اور جامع کام اس انداز میں سامنے نہیں آیا۔ ڈاکٹر سردار احمد خان کی یہ کاوش میر سوز پر مزید نئے زاویوں سے کام کرنے والے محققین کے لیے ایک ماخذ کا درجہ رکھتی ہے۔

---

(6) پیغام آشنا (سہ ماہی)

مدیر اعلیٰ : علی اورسجی (کلچرل کونسلر اسلامی جمہوریہ ایران)

مدیر اعزازی : ڈاکٹر محمد سلیم اختر

مدیر معاون : جاوید اقبال قزلباش

اشاعت : اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۰۴ء

صفحات : ۲۲۴

ناشر : ثقافتی قونصلیٹ اسلامی جمہوریہ ایران

سفارتی تعلقات اور سفارت خانوں کے قیام کو زمانہ قدیم سے ہی بڑی اہمیت حاصل ہے اور آج کے جدید دور میں تو ان کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ سفارت خانوں کے قیام کا بنیادی مقصد ملکوں کے درمیان خوش گوار تعلقات کو قائم کرنا اور اپنے ملک کے مفادات کے تحفظ کے

ساتھ ساتھ وہ اپنے ملک کی تہذیب و ثقافت، زبان و ادب سے بھی اپنے میزبان (Host) ملک کے عوام کو آگاہ کرتے ہیں تاکہ دونوں ملکوں کے درمیان عوامی سطح تک تعلقات کو گہرا اور مضبوط بنایا جائے۔ ایران ہمارا برادر اسلامی ملک ہے اور اس کے ساتھ ہمارے بڑے گہرے تہذیبی، ثقافتی تعلقات موجود ہیں۔ ایرانی سفارت خانے کا یہ سہ ماہی تحقیقی مجلہ ان تہذیبی و ثقافتی تعلقات کا بھرپور ثبوت ہے اور ایک ایسی خوب صورت کوشش ہے جو ہمارے مشترکہ ثقافتی ورثے کو نئی نسل تک پہنچانے کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔

مجلّہ کا سرورق (جس پر پہلا شہرستان، اصفہان، منارہ مسجد علی اور منار جنبان ولایت) اور بیک ٹائٹل (قونیہ (ترکی) میں مولانا روم کے مزار کا ایک منظر اور رومی کے روحانی مرید علامہ اقبال کے مزار کا ایک منظر) ایران اور پاکستان کے دیرینہ تعلقات کی طرح حسین ہے جو ہماری مشترکہ تاریخ کی عکاسی کرتا ہے۔

مجلّہ میں موجود مقالات کی ترتیب کچھ اس طرح ہے۔ اسلام اور مغرب: محمد عباس، سلطان الاولیا حضرت عبدالحکیم: اللہ دتہ کمال، بلتستان میں اشاعت اسلام کے حوالے سے میر عارف کی خدمات: محمد حسن حسرت، بلتستان میں فن تاریخ گوئی: ڈاکٹر محمد حسن خان کانچو، خطہ پوٹھوہار کی تاریخ و اقوام پر ایک ہندو خاندان کی فارسی زبان میں اہم تصانیف: راجہ نور محمد نظامی، فارسی زبان میں مطالعہ شاہ عبداللطیف بھٹائی: ڈاکٹر غلام محمد لاکھو، پیر سید علی اصغر شاہ: حافظ عبدالرزاق میران سکندری، پشتو زبان پر فارسی اثرات: ڈاکٹر غزن خٹک، شاہنامہ فردوسی پر ایک نظر: ڈاکٹر مسز طاہرہ پروین، شعریات خیام ایک تقابلی مطالعہ: یونس حسن، حضرت عشق: این میری شمل، گوئٹے اور حافظ: بہاالدین خرمشاہی، انسان کی ہدایت میں رومی کا کردار: ڈاکٹر قاسم صافی، زیارات ترکی: حافظ افتخار احمد قادری، مقام اقبال: سید نصرت بخاری، اقبال بطور قلندر: عابد حسین قریشی، اقبال اور وجدان: عظمیٰ عزیز خان، علامہ اقبال کی ایک نظم مسجد قرطبہ: ڈاکٹر محمود الرحمن، سید منصور حسن شہاب دہلوی کی مذہبی شاعری: پروفیسر سید زوار حسین شاہ، ادبی ساختیات: پروفیسر جمیل آذر، اردو قواعد نویسی کا تاریخی پس منظر: ڈاکٹر محمد عطا اللہ خان،

محاسن و معائب شعر نعیماں کبیر آبادی، فلسفۂ حسن و جمال اور اسلامی تعلیمات: ڈاکٹر محمد وسیم کبیر شیخ، مسلم ممالک میں مسلم مدارس کی ترویج: پروفیسر اکرام حق گیلانی، مقتدرہ قومی زبان کی نئی مطبوعات: ڈاکٹر عارف نوشاہی۔

---

(7) سرفراز اقبال (محبت اور تعلقات کا استعارہ)

تالیف و ترتیب	:	ڈاکٹر سید معین الرحمن / عاصم محمد کلیار
اشاعت	:	۲۰۰۴ء
سائز	:	9"x6"
صفحات	:	۳۰۴
ناشر	:	سید وقار معین
قیمت	:	۳۵۰ روپے

حکیم سرفراز اقبال کی شخصیت اردو ادب کے لیے اجنبی نہیں ہے۔ ان کی دو کتابیں "دامن یوسف" اور "جو بچے ہیں سنگ" اردو ادب میں ایک اہم اور خوب صورت اضافہ ہیں۔ ان کی شخصیت میں ایک ایسا سحر تھا جس سے فن و ادب کی بڑی بڑی شخصیات بھی نہ بچ سکیں۔ اس ادب دوست شخصیت کا گھر ادیبوں، شاعروں، مصوروں غرض ہر قسم کے تخلیقی آرٹ سے متعلق شخصیات کا مرکز رہا۔

ان کی اس طلسماتی شخصیت کو ڈاکٹر سید معین الرحمن اور عاصم کلیار نے اس کتاب میں بڑے ہی حسین انداز میں پیش کیا ہے۔ کتاب چار حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ "طرح دار شخص" کے عنوان سے ہے جس میں ۱۰ تحریریں ہیں۔ دوسرا حصہ بہ عنوان "سرگذشت" جس میں ۹ تحریریں، تیسرے حصے کا عنوان "اجڑی بہار کا ماتم" جس میں ۹ تعزیتی تحریریں اور آخری حصے میں "کس قدر

دل نے ان کو یاد کیا'' کے عنوان سے دو تحریریں شامل ہیں۔ کتاب میں مندرجہ بالا تحریروں کے ساتھ چند تصاویریں بھی شامل ہیں۔

---

(8) حضرت علیؑ کی تقریریں (سلیس اور سہل زبان میں)

تسہیل و ترتیب : رضا علی عابدی
اشاعت : ستمبر ۲۰۰۴
سائز : ساڑھے 8"x5"
صفحات : ۲۵۱
ناشر : سیّدہ تحسین فاطمہ، اردو ورثہ، ناظم آباد، کراچی
قیمت : ۲۵۰ روپے

ادب میں ترجمے کی اہمیت مسلم ہے۔ کسی بھی زبان میں علم کو وسعت دینے اور ادب پر طاری ہو جانے والے جمود کو ختم کرنے کے لیے ترجمہ ایک خوب صورت وسیلہ ثابت ہو چکا ہے۔ دنیا کی ہر زبان کا ادب اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اس نے ترجمے کے ذریعے نئے افق دیکھے اور مندرجہ بالا کتاب بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

حضرت علیؑ کے خطبے جو انہوں نے عربی زبان میں دیے تھے، ان میں موجود خزانۂ علم کی بدولت انھیں دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا گیا جس میں انگریزی زبان بھی شامل ہے۔ رضا علی عابدی نے ان خطبوں میں سے کچھ منتخب خطبوں کو بہت ہی سلیس اور سہل زبان میں ترجمہ کیا ہے جس کو ایک عام آدمی بھی با آسانی سمجھ سکتا ہے۔ ان کی یہ کوشش قابلِ تعریف ہے۔ اس کتاب میں ان خطبوں کے متعلق رضا علی عابدی ''یہ تقریریں کیوں پڑھی جائیں'' کے زیرِ عنوان اپنا اظہارِ خیال پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اس کتاب میں نہج البلاغہ کے سارے خطبے شامل نہیں ہیں۔ یوں تو میری کیا مجال کہ میں حضرت علیؑ کے خطبے کو اہم اور کسی کو غیر ضروری قرار دوں میں نے خطبے چنتے ہوئے دو باتوں کا خیال رکھا ہے۔ ایک تو یہ کہ میں نے وہ خطبے چنے ہیں جن کا آج ۱۴ سو سال بعد بھی ہماری زندگی پر اطلاق ہوتا ہے اور جو ہماری زندگی کو سنوارنے میں ہمارا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ ان خطبوں کا ہندی، گجراتی اور دوسری علاقائی زبانوں میں بھی ترجمہ ہو رہا ہے اور یہ ہر عقیدے اور نظریے کے قاری کے ہاتھوں میں جائیں گے، میں نے ہمہ وقت اسے نظر و ذہن میں رکھا ہے۔''

یہ کتاب مندرجہ ذیل ۷۲ عنوانات پر مشتمل ہے: اللہ کب سے ہے، کیسا ہے، کہاں ہے، اسلام سے پہلے کا حال، مصیبت اور بلا واپس آ گئی ہے، گمراہی میں پڑا ہوا حاکم، غریبوں کو نہ بھولو، جنت یا دوزخ، دنیا ایک امتحان ہے، تم کیوں پیدا کیے گئے، اس سے بڑھ کر کوئی نہیں، دنیا سے دل لگانے والے لوگ، روشن مثالوں سے کچھ سیکھو، تمھیں سب کچھ سمجھا دیا گیا ہے، وہ جس نے سچائی کا راستہ دیکھ لیا، نبی ﷺ کس وقت بھیجے گئے، اللہ سے کچھ چھپا ہوا نہیں، پوچھنے والے، سن (خطبہ اشباح)، پیغمبرِ اسلام ﷺ اور اہلِ بیت کے فضائل، دنیا سے دل نہ لگانا، یہ سب مٹ جائے گا، اسلام کیا ہے، اے اللہ دنیا تجھے کیا جانے، اللہ کے قریب کیسے پہنچا جائے، دنیا سے خبردار، دین زبانی جمع خرچ بن کر رہ گیا، گزری ہوئی عمر پلٹ کے نہیں آئے گی، خدایا، ان گھٹاؤں کو برسا دے، وہ جو تم نہیں جانتے، کنجوسی کی مذمت، اہلِ بیت کی شان، دولت کی تقسیم میں برابری، نیک بندے کہاں چلے گئے، امام کیسا ہونا چاہیے، ایک حقیقت ایک سچ، دنیا سے آگے بھی دیکھو، دوسروں کو برا نہ کہو، دولت کا استعمال، کسی کی برائی نہ سنو، اے اللہ ہماری پیاس بجھا دے، نیا اور پرانا دین، آنے والا زمانہ، آخری باتیں، وہ دور جو آنے والا ہے، فتنوں سے ہوشیار، ابھرنے والا ابھر چکا، پانچ عادتیں جن سے توبہ کرلو، ہم رسول ﷺ سے کس طرح قریب ہیں، چمگادڑ کی عجیب و غریب خصوصیات، آنے والے فتنے، آخرت کی تیاری، اچھا پڑوسی، اللہ کی تعریف، پیغمبروں کی باتیں،

تمھیں میری نصیحت ہے، اس کی تو کوئی حد ہی نہیں، عجیب وغریب پرندہ، یہ باتیں یادرکھو، مسلمان کون ہے؟، مجھے سب کچھ بتا دیا گیا ہے، فرشتے کس پر اترتے ہیں، میری گواہی سنو، اسے ذرے ذرے کی خبر ہے، جو چاہو پوچھ لو، اپنے بندوں سے اللہ کا مطالبہ، ذرا سی چیونٹی، چھوٹی سے ٹڈی، توحید کا کیا مطلب ہے، برے دن آنے والے ہیں، میری وصیت سنو، اس سے پہلے کہ میں نہ رہوں، موت سے پہلے کیا لازم ہے، وہ جن پر نہ آسمان رویا نہ زمین، شیطان مقابلے پر آ گیا ہے (خطبہ قاصعہ)، حکمرانوں اور عوام کے حقوق۔

---

(9) اسد ملتانی (شخصیت اورفن)

مصنف : پروفیسر عبدالباقی

اشاعت : جون۲۰۰۴ء

سائز : ساڑھے "5x"8

صفحات : ۴۳۰

ناشر : بزمِ ثقافت، باغ لانگے خان، ملتان

قیمت : ۶۰۰ روپے

یہ کتاب پروفیسر عبدالباقی کی تحقیق پر مشتمل ہے۔ کتاب کا آغاز اسد ملتانی کی تصویر سے ہوتا ہے جس کے بعد آپ نے اس کتاب کا انتساب ان تمام نابغۂ روزگار تخلیق کاروں کے نام کیا ہے جن کا فن محرومیوں اور مجبوریوں کی نذر ہو جاتا ہے۔ تعارف کے زیرِ عنوان صدر بزمِ ثقافت ملتان عمر کمال خان ایڈووکیٹ اور اقبال کا شاہین اسد ملتانی، محقق پروفیسر عبدالباقی کی تحریریں شامل ہیں۔ اس کے بعد یہ کتاب چار ابواب میں تقسیم ہو جاتی ہے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل میں پیش کی جاتی ہے:

باب اوّل: حالاتِ زندگی، خاندان، پیدائش، تعلیم، جناب اسد ملتانی، لاہور میں تدریسی دور، ازدواجی زندگی، اولاد، جناب اسد ملتانی دہلی میں، اسد ملتانی شملہ میں، حکومتِ ہند کی خفیہ فائلیں، اسد ملتانی کراچی میں، ایک یادگار ملاقات، مولانا محمد ایوب دہلوی، قائداعظم کی وفات، حج بیت اللہ میں شرکت، اسد ملتانی راولپنڈی میں، اسد ملتانی کی وفات پر مختلف شعرا کا منظوم نذرانہ عقیدت، اسد ملتانی کی شخصیت، ملتان سے محبت۔

باب دوم: اسد ملتانی کی شاعری، اسد ملتانی کا نظریۂ شعر، اردو قومی شاعری کی روایت، شاعری کا آغاز وارتقا، اسد ملتانی کی نظم پر علامہ اقبال کی اصلاح، ملتان میں ادبی سرگرمیاں، ملتان میں سیاسی حالات، دہلی میں ادبی سرگرمیاں، بزمِ اردو کے یادگار مشاعرے، کراچی میں ادبی سرگرمیاں، اسد ملتانی اور علامہ اقبال، چند یادگار مشاعرے، اسد ملتانی کی شاعری کے موضوعات، حمد ونعت، اسد ملتانی کی نظمیں، اسد ملتانی کی غزل، طنزیہ ومزاحیہ شاعری، شاعری، اسد ملتانی کی فارسی شاعری، اسد ملتانی کی سرائیکی شاعری، شاعری کا مجموعی جائزہ۔

تیسرا باب: اسد ملتانی کا نظریۂ ادب، صحافتی خدمات، روزنامہ شمس، رسالہ نمکدان، اسد ملتانی کی مضمون نگاری، فہرست مضامین، مکاتیب اسد ملتانی، اسد ملتانی کے دیباچے، تعارف قرآن کا دیباچہ حقائق ومعارف کا دیباچہ، تقریظ تذکرہ، حضرت صدر الدین عارف حصہ اوّل، تاثرات و واقعات جناب منشی عبدالرحمٰن، جناب ڈاکٹر مہر عبدالحق، جناب نور احمد فریدی، جناب پروفیسر عاصی کرنالی، جناب ممتاز العیشی، جناب ارشد ملتانی اور جناب اقبال ارشد، اسد ملتانی کا ادبی مقام ومرتبہ۔

چوتھا باب: حمد ونعت، دعا، حمدیہ نظم، نعتیہ کلام، رمزِ درود، نعت شریف، اے رحمۃ للعالمین، راہِ مدینہ، گنبدِ خضرا، شہرِ نبی ﷺ، شوقِ حرم، منظوم سفرنامہ حج، غزلیں، نظمیں، یادِ اقبال (علامہ اقبال کی یاد میں لکھی ہوئی نظمیں)، طنزیہ ومزاحیہ شاعری، فارسی شاعری، سرائیکی شاعری، کتابیات، رسائل وجرائد، خطوط، ادبی معاونین۔

☆☆☆